وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ○

جو لوگ سونے چاندی کو جمع کرتے رہتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ ان کو بڑے دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دیجئے

اصلاحِ معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر-۸

زکوٰۃ کا حکم

زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، اور نہ ادا کرنا گناہِ کبیرہ

حضرت مولانا **سیّد ارشد مدنی** صاحب دامت برکاتہم

صدر المدرسین

واستاذ حدیث دار العلوم دیوبند

شائع کردہ:

دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی

دار العلوم دیوبند

۲۰۲۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوٰۃ کا حکم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، اور نہ ادا کرنا گناہ کبیرہ

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾.

(سورۂ بقرہ: آیت ۲۵۴)

”اے ایمان والو! خرچ کر لو اس مال ومتاع میں سے جو ہم نے تم کو بخشا ہے قبل اس کے کہ (قیامت کا) وہ دن آجاوے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہو سکے گی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش، اور نہ ماننے والے اصلی ظالم ہیں“۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ توحید ورسالت کی شہادت اور نماز کی پابندی کے بعد اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ ہے، قرآن مجید میں ستر سے زیادہ مقامات پر نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کو ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین میں دونوں کا مقام ومرتبہ ایک ہی ہے، اسی لئے جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بعض علاقوں کے ایسے لوگوں نے جو بظاہر اسلام قبول کر چکے تھے، اور توحید ورسالت کا اقرار کرتے اور نمازیں پڑھتے تھے لیکن انھوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف جہاد کا فیصلہ اسی لئے کیا تھا کہ یہ نماز اور زکوٰۃ کے حکم میں تفریق کرتے ہیں، جو اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے انحراف اور اسلام سے بغاوت ہے، بخاری اور مسلم کی مشہور روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انھوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا :

خدا کی قسم! نماز اور زکوٰۃ کے درمیان جو لوگ تفریق کریں گے میں ضرور ان کے خلاف جہاد کروں گا۔

پھر تمام صحابۂ کرامؓ نے ان کے اس نقطۂ نظر کو قبول کرلیا اور اس پر سب کا اجماع ہوگیا۔

دیکھا جائے تو زکوٰۃ میں نیکی کے تین پہلو ہیں:

(۱)عبادت، (۲)غریب کی غم خواری اور (۳)اپنے نفس کی پاکیزگی۔

ایک مؤمن جس طرح نماز کے قیام اور رکوع وسجود کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی بندگی اور نیازمندی کا مظاہرہ جسم وجان اور زبان سے کرتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ورحمت اور اس کا قرب حاصل ہو اسی طرح زکوٰۃ ادا کرکے وہ اس کی بارگاہ میں اپنی مالی قربانی اسی غرض کے لئے پیش کرتا ہے اور اس بات کا عملی ثبوت دیتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ اسکا اپنا نہیں بلکہ خدا کا ہے اور وہ اللہ کی خوشنودی اور قربت حاصل کرنے کے لئے اس کو قربان کرتا ہے اور نذرانہ چڑھاتا ہے، زکوٰۃ کا شمار اسی پہلو سے عبادت میں ہے۔

دوسرا پہلو زکوٰۃ میں یہ ہے کہ اس کے ذریعے اللہ کے ضرورت مند اور پریشان حال بندوں کی خدمت اور مدد ہوتی ہے، اس پہلو سے زکوٰۃ اخلاقیات کا نہایت ہی اہم باب ہے۔

تیسرا پہلو یہ ہے کہ حب مال اور دولت پرستی جو ایک ایمان کش اور نہایت ہی مہلک روحانی بیماری ہے زکوٰۃ اس کا علاج اور اس کے گندے اور زہریلے اثرات سے نفس کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے، زکوٰۃ کا نام اسی پہلو سے زکوٰۃ رکھا گیا ہے، کیونکہ زکوٰۃ کے اصل معنی ہی پاکیزگی کے ہیں۔

زکوٰۃ کی اسی اہمیت اور افادیت کی وجہ سے اس کا حکم اگلے پیغمبروں کی شریعتوں میں بھی نماز کے ساتھ ساتھ برابر رہا ہے۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا عذاب: قرآن مجید میں :

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾۔

(سورۂ آل عمران: ۱۸۰)

"اور ہرگز نہ خیال کریں وہ لوگ جو ایسی چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دی ہے کہ یہ بخل کرنا ان کے لئے کچھ اچھا ہوگا، بلکہ یہ ان کے لئے بہت ہی برا ہے، قیامت کے دن طوق بنا کر ان کے گلے میں وہ مال ڈالا جائے گا جس میں وہ بخل کیا کرتے تھے"۔

شریعت میں بخل کے معنی

جو چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرنا واجب ہو اس کو خرچ نہ کرنے کو بخل کہا جاتا ہے، اسی لئے بخل حرام ہے اور اس پر جہنم کی سخت وعید ہے۔

اس آیت کی تفسیر حضرت ابو ہریرہؓ کی اس حدیث سے ہوتی ہے جس کو امام بخاریؒ نے ذکر کیا ہے کہ :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص کو اللہ نے کوئی مال عطا فرمایا، پھر اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن وہ مال اس آدمی کے سامنے ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئے گا جس کے انتہائی زہریلے پن سے اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہوں، پھر وہ اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا (اور کاٹے گا) اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ ... الآية﴾۔ (صحیح البخاری)

اس حدیث میں زکوٰۃ نہ دینے کے گناہ اور اس کی سزا میں ایک خاص مناسبت ہے، اور وہ مناسبت یہ ہے کہ اس بخیل آدمی کو جو مال کی محبت کی وجہ سے اپنی دولت سے چمٹا رہتا ہے اور خرچ کرنے کے موقعوں پر بھی خرچ نہیں کرتا کہنے والے کہتے ہیں کہ وہ اپنی دولت اور اپنے خزانے پر سانپ بنا بیٹھا رہتا ہے، اسی لئے بخیل آدمی کبھی کبھی اس طرح کے خواب بھی دیکھتا ہے۔

قرآن کی یہ آیت اور حدیث بتا رہی ہے کہ دنیا میں جس مال کی محبت بخل کا سبب بنی تھی اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے روکتی تھی، وہی مال قیامت کے دن محبت کرنے والے کے لئے بربادی کا سبب بن جائے گا۔

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ○ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ط هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾.

(سورۂ توبہ:۳۴)

’’جو لوگ سونے چاندی کو جمع کرتے رہتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو آپ ان کو بڑے دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دیجئے جو اس دن ہوگا، جس دن ان کی جمع کردہ دولت کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹوں اور ان کی پیٹھ کو داغ دیا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ وہ (دولت) ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا، تو اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو‘‘۔

وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا کے لفظ سے اس طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ بقدر ضرورت اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو باقی ماندہ جمع کیا ہوا مال ان کے حق میں مضر نہیں ہے، ابوداؤد شریف میں حدیث ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ اس کنز میں داخل نہیں ہے جس پر سخت عذاب ہے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ نکالنے کے بعد جو مال باقی رہے اس کا جمع رکھنا کوئی گناہ نہیں ہے، تمام فقہاء وائمہ کا یہی مسلک ہے۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو اسی مال سے عذاب دیا جائے گا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا تھا اور زکوٰۃ نہیں ادا کرتا تھا اور اس آیت میں داغ لگانے کے لئے پیشانیوں، کروٹوں اور پیٹھ کا ذکر کیا گیا ہے، اس سے مراد یا تو پورا بدن ہے اور یا پھر یہی تین اعضاء، ان تینوں اعضاء کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ بخیل آدمی جو اپنا سرمایہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا نہیں

چاہتا، جب کوئی سائل یا زکوٰۃ کا طلبگار اس کے سامنے آتا ہے تو اس کو دیکھ کر سب سے پہلے اس کی پیشانی پر بل آتے ہیں، پھر اس سے نظر بچانے کے لئے یہ دائیں بائیں مڑنا چاہتا ہے اور اس سے بھی اگر مانگنے والا پیچھا نہ چھوڑے تو اس کی طرف اپنی پیٹھ کر لیتا ہے اس لئے پیشانی، پہلو اور پیٹھ اس عذاب کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنا باقی مال کی تباہی کا سبب :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مال زکوٰۃ جب دوسرے مال سے مل جائیگا تو ضرور اس کو تباہ کر دے گا۔ (مسند الحمیدی)

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں انھوں نے اپنی مسند میں یہ روایت نقل کر کے اس کا مطلب بیان کیا ہے کہ اگر کسی آدمی پر زکوٰۃ واجب ہو اور وہ اس کو ادا نہ کرے تو بے برکتی سے اس کا باقی مال بھی تباہ ہو جائے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک مال دار آدمی جو زکوٰۃ کا مستحق نہیں ہے، غلط طریقے پر زکوٰۃ وصول کر لے تو یہ زکوٰۃ اس کے باقی مال میں شامل ہو کر اس کو بھی تباہ کر دے گی، بے شک حدیث کے الفاظ میں ان دونوں تشریحوں کی گنجائش ہے۔

اللہ تعالی سارے مسلمانوں کو جو صاحب نصاب ہیں زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے کے گناہ اور اس کے انتہائی دردناک عذاب سے محفوظ فرمائے۔

زکوٰۃ کی حقیقت :

شریعت کی اصطلاح میں زکوٰۃ نام ہے: نادار، مستحق مسلمان کو زکوٰۃ کی نیت سے زکوٰۃ کے مال کا اس طرح مالک بنا دینا کہ زکوٰۃ دینے والے کی ہر طرح کی منفعت اس مال سے بالکل ختم ہو جائے لہذا مالدار کو، سید کو، اور اپنے اصول

یعنی ماں باپ، دادا دادی اور نانا نانی کو اور اپنے فروع یعنی بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، اور نواسہ نواسی کو اسی طرح میاں بیوی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی، اسی طرح جو رقم بلانیت زکوٰۃ خیرات کی گئی وہ زکوٰۃ میں شمار نہیں ہوگی اور اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ کس شخص پر اور کب واجب ہوتی ھے :

جو شخص بقدر نصاب مال کا مالک ہو، اور وہ مال اس کی ضرورت اصلیہ سے زائد ہو اس پر زکوٰۃ واجب ہے البتہ زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت واجب ہوتی ہے جب مالِ نصاب پر سال گذر جائے، اور نصاب میں کمی نہ ہو، اگر زیادتی ہو جائے تو اس بڑھوتری پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب :

مال کی وہ خاص مقدار جس پر شریعت نے زکوٰۃ فرض کی ہے وہ یہ ہے۔

(۱) سونا ساڑھے سات ۷½ تولہ یعنی: ستاسی ۸۷/ گرام، چار سو اناسی ۴۷۹/ ملی گرام۔

(۲) یا چاندی ساڑھے باون ۵۲½ تولہ یعنی: چھ سو بارہ ۶۱۲/ گرام، پینتیس ۳۵/ ملی گرام۔

(۳) یا مال تجارت یا نقدی (کیش) سونے چاندی کے مذکورہ وزن کی قیمت کے برابر ہو۔

(۴) یا ان چاروں چیزوں (سونا، چاندی، مال تجارت اور نقدی) کا مجموعہ جو سونے یا چاندی کے مذکورہ وزن کی قیمت کے برابر ہو تو یہ زکوٰۃ کا نصاب ہے، اس مال پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اور سونے اور چاندی میں سے اس جنس کا نصاب لگایا جائے گا جس سے فقراء کو زیادہ فائدہ پہنچے۔

ضرورت اصلیہ :

جو مال واسباب آدمی کے پاس بنیادی ضروریات زندگی کے لئے ہوں وہ

حاجت اصلیہ میں داخل ہیں، جیسے رہائشی مکانات، کھانے پینے کی چیزیں، گھریلو سامان، استعمال میں آنے والے کپڑے (خواہ سلے ہوں یا بے سلے) سواری خواہ جانور ہو یا موٹر سائیکل یا کار وغیرہ اور چاہے ایک ہو یا متعدد، (بشرطیکہ اپنی سواری کے لئے ہو، کرایہ کے لئے نہ ہو، اگر کرایہ پر چلانے کے لئے ہو تو اس کی آمدنی پر زکوٰۃ واجب ہے (اگر وہ بقدر نصاب ہو) اسی طرح اہل علم کی کتابیں (جو مطالعہ اور استفادہ کے لئے ہوں، تجارت کے لئے نہ ہوں، اگر تجارت کے لئے ہوں گی تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے) یہ ساری چیزیں حاجت اصلیہ میں داخل ہیں، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

البتہ زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے (چاہے استعمال میں ہوں یا نہ ہوں) اولاد کا نفقہ حاجت اصلیہ میں داخل نہیں ہے، صرف نابالغ ہونے کی حالت میں یا معذور ہونے کی حالت میں اولاد کا نفقہ (ضروری خرچہ) باپ کے ذمہ واجب ہوتا ہے (بشرطیکہ خود اولاد کی ملک میں اتنا مال نہ ہو جس سے نفقہ پورا ہو سکے، اگر اولاد کی ملک میں مال ہے تو باپ کے ذمہ نفقہ نہیں ہے بلکہ انھی کے مال سے دیا جائے گا) اور ان کی شادیوں کے رسمی اخراجات کا تصور حاجت اصلیہ میں داخل نہیں ہے، البتہ شادی کے لئے جمع کئے ہوئے مال میں زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ بقدر نصاب ہو۔

اسی طرح حج کے لئے محفوظ رکھی رقم میں بھی زکوٰۃ واجب ہے، جب تک کہ حج کے مصرف میں خرچ نہ ہو جائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر سال واجب ہے، خواہ جمع کئے ہوئے بقدرِ نصاب مال سے کچھ نفع ہو یا نہ ہو، پس بینک میں جمع شدہ اپنی پوری رقم پر ہر سال زکوٰۃ واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ سارے مسلمانوں کو جن پر زکوٰۃ فرض ہے، ہر سال صحیح طریقے سے پوری پوری زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)